اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

جنتی کون؟

تخریج شدہ

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم
- نماز میں نبی پاک ﷺ کو سلام کرنے کا طریقہ
- منکرین حدیث
- کفریہ عبارات (تحریریں)
- مسائل میں اختلاف باعث رحمت
- فتویٰ لگانے میں احتیاط
- حدیث نبوی ﷺ کا ادب واحترام

ابو المدنی
حافظ حفیظ الرحمن قادری رضوی
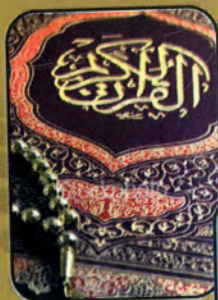
جنتی کون؟

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری

پبلشرز

یونیک پرنٹرز

210/E مکہ مارکیٹ شاہ عالم لاہور 0321-9226463

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

نام کتاب	جنتی کون؟
مصنف	ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری لاہور (ایم اے)
مرتب	محمد زاہد عطاری
کمپوزنگ	محمد یاسر عطاری 0344-4195144
پروف ریڈنگ	حضرت علامہ لیاقت حسین قادری عطاری
پبلشر	یونیک پرنٹرز 210/E مکہ مارکیٹ شاہ عالم لاہور 0321-9226463
صفحات	48
سن اشاعت	شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ بمطابق جون 2013ء
ہدیہ	۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

یونیک پرنٹرز

210/E مکہ مارکیٹ شاہ عالم لاہور 0321-9226463

فہرست

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے ان شاءاللہ عزوجل جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہم پر علم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے!

(مستطرف ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

نوٹ: اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے۔

انتساب

نَحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد۔ اس کتاب کی نسبت میں محترم المقام جناب حافظ ارشاد صاحب کی طرف کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تحریر کی طرف توجہ دلائی۔ اس کی وجہ تصنیف یہ ہے کہ آج کل ہماری اکثریت دین سے بہت دور ہوگئی ہے۔ حق اور باطل کی تمیز ختم ہوتی جارہی ہے۔ خاص طور پر جب شادی کرنے لگتے ہیں تو اس بات کا تو خیال رکھا جاتا ہے کہ لڑکا خوبصورت ہو، مال کمانے والا ہو، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کبھی اس طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے کہ جن کے ساتھ ہماری بچی یا بچے نے زندگی گزارنی ہے وہ نمازی پرہیزگار بھی ہے یانہیں بلکہ اس بات کا بھی خیال بہت کم افرادر کھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ بھی درست ہے یانہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو تقریبا ہر خاندان میں کھچڑی پکی ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے یارسول اللہ ﷺ کہنے والا مشرک ہوجاتا ہے جبکہ دوسرا کہتا ہے کہ کامل مومن ہی وہ ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کو زندہ مانتا ہے حاضر وناظر مانتا ہے یہی مسائل آگے چل کر ہماری آنے والی نسلوں کو خراب کردیتے ہیں۔ محترم المقام جناب حافظ ارشد صاحب کا فرمان تھا کہ ہم ہر ایک کو تفصیل سے بتلا نہیں سکتے۔ اگر ایک کتاب تحریر کردی جائے جس کو پڑھ کر حق اور باطل کی تمیز ہوجائے اور رشتہ کرتے وقت درست فیصلہ کرنے میں مدد مل سکے۔

اللہ ﷻ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے اس کتاب کو مقبول عام بنائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی اصلاح کا باعث بنائے اس کتاب کا ثواب حافظ ارشد صاحب کے عزیز و اقرباء مرحومین اور تمام مومنین مومنات کی بارگاہ میں پیش کرتہوں۔ اللہ ﷻ سب کی کامل مغفرت فرمائے جو زندہ ہیں ان کو اسلام پر ثابت قدم رکھے جو غیر مسلم ہیں ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرمائے اور جو ایمان کی حالت میں انتقال کر گئے ہیں۔ اللہ ﷻ ان کی کامل مغفرت فرمائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

ابو المدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری رضوی
138-A رحمانی روڈ مغل پورہ لاہور
0300/0321-9461943

مقدمہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعدفاعوذباللہ من

الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان نام ہے یقین کا جتنا یقین پختہ ہوگا اتنا ہی ایمان پختہ ہوگا اور جتنا یقین متزلزل ہوگا اتنا ہی ایمان کمزور اور ناقص ہوگا۔ جب ایمان متزلزل ہوگا تو عمل میں لذت اطمینان اور سکون نہیں ہوگا

اس کو یوں سمجھ لیں کہ اگر ہمیں گھر سے اسٹیشن جانا ہو لیکن صحیح راستے کا علم نہیں۔ چاہے ہم صحیح راستے پر چل رہے ہوں لیکن دل میں کھٹکا ہوگا۔ کہ میں کہیں اسٹیشن سے دور تو نہیں ہوتا جا رہا۔ اور اگر یقین کامل ہو کہ یہی راستہ اسٹیشن کو جاتا ہے تو پھر چاہے جتنا مرضی لوگ شور مچائیں دل کو یقین اور اطمینان ہوگا کہ میرا ہر اٹھنے والا قدم مجھے اسٹیشن کے قریب کرتا جا رہا ہے۔

بس اسی طرح سمجھ لیں کہ ایمان پختہ نہیں تو دل میں کھٹکا ہوگا کہ کہیں میں جنت سے دور ہی تو نہیں جا رہا ہوں۔ اور اگر یقین کامل ہو ایمان پختہ ہو تو پھر چاہے کوئی کتنا بھی شور مچائے دل کو یقین ہوگا کہ میرا ہر اٹھنے والا قدم مجھے جنت کے قریب کرتا جا رہا ہے۔

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اکہتر، نصاریٰ میں بہتر فرقے ہوئے تھے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے سارے کے سارے جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے [1] اب وہ ایک فرقہ جو جنتی ہوگا وہ کون سا ہے؟ یقیناً ہر کوئی اپنے آپ کو جنتی سمجھتا ہے اور دوسروں کو جہنمی یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی اس کا

[1] طبرانی، المعجم الاوسط، ج۷، ص۷٦، (۲) للبیہقی السنن الکبریٰ ج۸، ص۱۸۸

اظہار کرتا ہے یا نہیں ۔ یا کسی حکمت کے تحت چھپا تا ہے کوئی کہتا ہے کہ میرا کسی فرقے سے تعلق نہیں میں تو صرف مسلمان ہوں ۔ حالانکہ اس میں بھی وہ دھوکہ دے رہا ہے کیونکہ نماز ادا کرنے کا ایسا طریقہ جو کسی فرقے والے کا نہ ہو وہی ان سب سے جدا ہو گا اور وہ کون سا طریقہ ہے جو سب سے جدا ہے ایسی نماز کوئی ادا کر کے دکھائے ۔

بہر حال اس پریشانی میں تقریباً ہر مسلمان مبتلاء ہے ۔تو آیئے تعصب سے پاک ہو کر آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جنتی کون ہے؟ حقائق پیش کرنا میرا کام ہے اور فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے ۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے معطر معطر پسینہ مبارک کے صدقے ہمیں حق بات کہنے سننے پڑھنے اور دل سے قبول کر کے عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آخر میں ان تمام افراد کا دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھ جیسے نکمے کی تحریر کردہ کتابوں کو پسند فرمایا اور وقتاً فوقتاً مجھے فون اور میسجز کے ذریعے اپنی رائے سے مطلع کیا ۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ان تمام افراد کی دنیا اور آخرت بہتر فرمائے اور اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق اور محبت کی لازوال دولت عطا فرمائے ۔

بہر حال اس مقصد میں مجھے کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی آپ کی مثبت رائے کا منتظر رہوں گا ۔

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری رضوی
138-A رحمانی روڈ مغل پورہ لاہور
0300-0321-9461943

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فضیلت درود شریف

سرکاردو عالم نور مجسم ﷺ فرض نماز مسجد میں ادا فرمانے کے بعد بقیہ نماز ادا فرمانے کے لیے اپنے حجرہ مبارک میں جلوہ افروز ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمانے لگے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا رات کو سونے سے پہلے کچھ عمل کر کے سویا کرو۔

یاد رکھیں پنجگانہ نماز میں فرض مسجد میں ادا کرنا اور بقیہ سنتیں نوافل اور وتر گھر میں ادا کرنا سنت ہے۔ آج ہماری اکثریت اس سنت سے محروم ہے۔ اس لیے کہ ہم مسجد میں ہی وضو استنجاء اور پوری نماز ابتداء سے انتہا تک ادا کرتے ہیں۔ جبکہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ گھر سے باوضو ہو کر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ فرائض مسجد میں اور بقیہ سنتیں نوافل اور وتر گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی ہر سنت میں کروڑوں حکمتیں موجود ہیں۔ پہلی حکمت تو یہ ہے کہ جتنی جگہ بدل کر نماز ادا کی جائے گی۔ قیامت کے روز ہمارے حق میں اتنی گواہیاں زیادہ ہوں گی، دوسری حکمت یہ ہے کہ زمین کے جس ٹکڑے پر نماز ادا کی جائے گی۔ زمین کا وہ ٹکڑا قیامت کے روز دوسرے زمین کے ٹکڑے پر فخر محسوس کرے گا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کو سجدہ کیا گیا ہے۔ نماز ادا کی گئی ہے۔ تیسری حکمت یہ ہے کہ اگر ہم مسجد میں ہی نماز ادا کرنا معمول بنالیں گے تو ہمارے گھر میں رحمت کیسے نازل ہوگی۔ کیونکہ جہاں اللہ ﷻ کا ذکر ہوتا ہے۔ وہاں اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ①

اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

---

① طٰہٰ:١٤، پ١٦

اگر ذہن میں خیال آئے کہ میں تو مسجد میں نماز ادا کرتا ہوں اور گھر میں عورتیں تو اس طرح دونوں جگہوں پر رحمتوں کا نزول ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورتوں پر چند ایام ایسے بھی آتے ہیں جن میں وہ نماز ادا نہیں کرتیں۔ تو ان دنوں میں گھر رحمتوں سے محروم نہ رہے۔ اگر مرد گھر میں سنتیں نوافل ادا کرنے کا معمول بنالیں۔ تو گھر بھی ہمیشہ برکتوں کے نزول کا باعث بن جائے گا۔

چوتھی حکمت یہ ہے کہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب مرد گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی اولاد بھی نمازی بن جاتی ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بچے گیلی چھڑی کی مانند ہیں ان کو جس طرف موڑنا چاہو مُڑ جائیں گے۔ اگر یہ بچے ابتداء میں ہی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھکنے والے بن جائیں تو امید ہے کہ آخر دم تک نمازی بنے رہیں گے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ایسا کرم فرمادے کہ ہم بھی نیک بن جائیں اور ہماری اولاد بھی نیک بن جائے۔

یہ تو چند ایک حکمتیں تھیں جو بیان کی گئیں جبکہ اس کی اور بھی بے شمار حکمتیں ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سنت پر عمل کرنا تقریباً لوگ چھوڑ چکے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے پرفتن دور میں میری ایک سنت کو زندہ کیا۔ اللہ عزوجل اس کو سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اگر ہم سنت کو زندہ کریں تو ہوسکتا ہے کہ یہی عمل ہمارے لیے نجات کا سبب بن جائے۔ کیونکہ سنت کو زندہ کرنے سے مراد ہے کہ نبی پاک ﷺ کی ایسی سنت جس کو لوگ چھوڑ چکے ہوں یا بھول چکے ہوں جو کوئی اس کو دوبارہ عمل میں لے آئے تو اس کے نامہ اعمال میں سنت کو زندہ کرنے کا ثواب درج کر دیا جائے گا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا رات کو سونے سے پہلے کچھ کام کر کے سویا کرو عرض کرنے لگیں یارسول اللہ ﷺ میں کون سے

کام کر کے سویا کروں تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قرآن پڑھ کر سویا کرو ایک حج اور ایک عمرہ بھی کر کے سویا کرو اور سارے مومنین کو راضی کر کے سویا کرو اور مجھ سمیت تمام انبیاء اور مرسلین کو اپنا شفیع بنا کر سویا کرو۔ نبی پاک ﷺ نے اتنا ارشاد فرمایا تو بقیہ نماز ادا فرمانے میں مشغول ہو گئے۔ جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پریشان حال سوچ میں پڑ گئیں کہ میں اتنے سارے کام رات سونے سے پہلے کیسے ادا کر سکوں گی۔

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا تم پریشان حال بیٹھی ہو کیا وجہ ہے؟ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں اتنے سارے عمل کیسے کر سکوں گی۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کام تو بالکل آسان ہیں۔ فرمایا کہ تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لو گی۔ اللہ عزوجل تجھے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ ایک مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے

پڑھ لو گی تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب عطا کر دیا جائے گا۔ سونے سے پہلے تمام مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گی تو تمام مومنین کو راضی کرنے کا ثواب دے دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے چاہے یہ دعا پڑھ لی جائے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراھیم ۴۰، ۴۱ پارہ ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے

بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا غور کریں تو اس میں تمام مومنین کی بخشش کے لئے دعا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر درود پڑھ کر سونا تو قیامت کے روز میں بھی اور تمام انبیاء و مرسلین تیری شفاعت کریں گے ہو سکے تو اس طرح درود پاک پڑھ لیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: اے ہمارے رب درود بھیج او پر ہمارے سردار محمد مصطفیٰ پر اور سارے انبیاء اور رسولوں پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر برکتیں اور سلام ہو۔

اگر یہ بھی مشکل نظر آئے تو اتنا ہی عرض کر دیا کریں کہ اے اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء والمرسلین پر درود و سلام ہو۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ہر وقت اپنا اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خصوصاً رات سونے سے پہلے کاش ہم ایسے ہو جائیں کہ

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

جنتی کون

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں بہتر فرقے ہوئے تھے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنتی کون ہے؟ جبکہ ہر کوئی اپنے آپ کو جنتی کہتا ہے۔ عوام الناس اس معاملے میں بہت پریشان ہیں سادہ لوح انسان تو بہت ہی پریشان ہیں

اور جاننا چاہتے ہیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل ۔ اس لئے کہ ایک انسان کی نجات اس کے عقیدے پر ہوگی ۔ اعمال بعد میں دیکھے جائیں گے اگر دولت ایمان پلے نہ ہوئی تو اعمال کا فائدہ ہرگز نہیں ہو سکے گا ۔ کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ترجمہ: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انھیں ان کا نیگ (انعام) دیں گے ۔ جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں ۔ (النحل: ۹۷، پارہ ۱۴)

دوسری طرف دیکھا جائے تو اگر ایمان کامل نہیں تو اعمال میں سکون کی دولت نہیں پیدا ہوتی ۔ بلکہ دل میں خوف رہتا ہے کہ کہیں میں غلط تو نہیں کر رہا اور اگر یقین کامل ہو جائے تو پھر یہ یقین ہوتا ہے کہ میرا ہر اٹھنے والا قدم مجھے جنت کے قریب کرتا جا رہا ہے ۔ لہٰذا نجات کے لیے ایمان کا ہونا بڑا ضروری ہے ۔

اب ہمیں کیسے پتہ چلے کہ کون ایماندار ہے کون حق پر ہے تا کہ ہم سمجھ جائیں کہ وہی جنتی ہوگا اس سلسلے میں بہت سارے افراد مجھ سے رابطہ کرتے ہیں ۔ میں جو ان کو جواب دیتا ہوں آپ کی خدمت میں پیش بھی کئے دیتا ہوں ۔

باادب بامراد

عقائد کے سلسلے میں پریشان افراد کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائی تم خود ہی بتلاؤ کہ ایک بندہ نمازی پرہیزگار ہے ۔ عالم دین ہے حافظ قرآن بھی ہے اور بھی اس میں بہت سی اچھائیاں موجود ہیں ۔ لیکن اگر وہ ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے تو کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے تو وہ فوراً جواب ملتا ہے کہ ہرگز نہیں میں پھر عرض کرتا ہوں کہ جو ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا تو جو اولیاء

کرام رحمۃ اللہ علیہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص طور پر امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ عزوجل کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے اس کے بارے میں تمھارا کیا عقیدہ ہوگا؟ تو وہ فوراً پکار اٹھتا ہے کہ وہ تو بالکل جہنمی ہوگا اس کے جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ بھی جہنمی ہوگا۔ تو میں پھر اس سے کہتا ہوں کہ بھائی! اب تم سب عقائد والوں کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ کوئی تو تمھیں اللہ عزوجل کی شان میں بے ادبی کرنے والا نظر آئے گا۔ تو کوئی سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں بے ادبی کر رہا ہے۔ جبکہ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس محبت کی آڑ میں اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان میں بے ادبی کر رہا ہے اور کچھ افراد اہل بیت اطہار کی محبت کے ٹھیکے دار بن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بے ادبی کرنا اپنے ایمان کا جز سمجھتے ہیں۔ اگر تمام فرقوں میں ادب کرنے والا تمھیں ملے گا تو وہ اہلسنت و جماعت (بریلوی) مسلک والے ہی ہیں۔ جو کہ تمام کا ادب و احترام کرنے والے ہیں بلکہ محبت اس قدر ہے کہ ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ جن اشیاء کو نسبت ہو جائے ان کا بھی ادب و احترام کرتے ہیں۔ مثلاً مدینہ منورہ کو پہلے یثرب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن جب اس سرزمین کو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا تو یہی جگہ مدینہ منورہ بن گئی۔ اب اس کی مٹی میں بھی شفاء رکھ دی گئی ہے۔ اب بیمار یہاں آئے تو شفاء حاصل کر کے جاتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین سے جس جوتے کے نسبت ہو جائے تو وہ نعلین پاک کہلاتا ہے۔ اب اس کا مقام کیا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔ کہ

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

لیکن بعض افراد اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ جو کلمہ گو مسلمان ہے۔ وہ بھلا کیسے بے ادبی اور گستاخی کر سکتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے تو میں پھر عرض کروں گا کہ بھائی ہماری کسی شخص سے نہ ذاتی

دشمنی ہے نہ ہمارا جائیداد کا جھگڑا ہے نہ ہی کوئی اور تنازعہ ہے ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ غلطی کہاں ہے۔

پہلا جواب تو اس کا یہ ہے کہ جو حوالہ جات دیئے جائیں ان کتابوں کا آپ خود بغور مطالعہ فرمائیں اور پھر یہ دیکھیں کہ یہ کتابیں کن کی لکھی ہوئی ہیں اور کون ان کتابوں کو لکھنے والوں کو اپنا رہبر و رہنما مانتا ہے اور کس مکتب فکر کے افراد ان کتابوں کو شائع کر رہے ہیں اور کن کی دکانوں سے یہ کتابیں فروخت ہو رہی ہیں۔ خدارا بالکل اندھے نہ بنیں اور ان حقائق پر غور وفکر کریں۔ اگر آپ کو اس میں میری غلطی نظر آئے تو ضرور بتلائیں۔ ہم اڑنے والے نہیں۔ ان شاء اللہ ﷻ اپنی اصلاح کریں گے۔

جبکہ کچھ افراد یہ بھی کہیں گے کہ بڑوں سے غلطی ہوگئی۔ اب ہمیں اس کو دھرانا نہیں چاہیے۔ تو میں پھر اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اگر ان سے غلطی ہوگئی تو ان کو غلط کہنا چاہیے تا کہ کوئی اور ان کی محبت میں گمراہ نہ ہو جائے کیونکہ غلط بندے کی حمایت کرنے والا بھی غلط کہلاتا ہے۔ چور کی مدد کرنے والا اس کو پناہ دینے والا اس کی حمایت کرنے والا بھی قانون کی نظر میں مجرم ہی کہلاتا ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ اگر ان سے غلطی ہوگئی تو پھر ان کی غلط عبارات کی اصلاح ہونی چاہیے ایسا ہرگز نہیں ہو رہا بلکہ ان کی غلط عبارات آج بھی چھپ رہی ہیں اور ان کو عام کیا جا رہا ہے۔ یاد رکھیں قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اے میرے پیارے حبیب ﷺ یہ یہودی آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس پر آپ پریشان نہ ہوں۔ اس لئے کہ یہ وہی ہیں کہ جنھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلایا اور ناحق قتل کیا۔

حالانکہ دیکھا جائے تو نبی پاک ﷺ کے دور کے یہودیوں نے نہ تو کسی نبی کو جھٹلایا اور نہ ہی ان کو قتل کیا۔ جبکہ قرآن مجید فرقان حمید بتلا رہا ہے کہ یہ وہی ہیں جنھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ناحق قتل کیا۔ تو اس کا جواب علماء کرام یہ ارشاد فرماتے

ہیں کہ اس دور کے یہودیوں نے نہ کسی اور نبی کا زمانہ پایا اگر زمانہ نہیں پایا تو جھٹلانا قتل کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ ان کو تو مجرم اس لئے کہا گیا کہ ان کے اباؤ اجداد جنھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ناحق قتل کیا یہ ان کو حق پر سمجھتے تھے۔ تو قرآن پاک کی رو سے جو بے ادبوں اور گستاخوں کو حق پر سمجھے گا وہ بھی اسی زمرے میں آئے گا۔

تو آیئے نمونے کے طور پر چند گستاخیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ کیجیے غلط کون ہے یقین جانیئے ان گستاخیوں کو لکھتے ہوئے دل کانپتا ہے اور قلم بھی کانپتا ہے لیکن نقل کفر کفر نباشد۔

اللہ عزوجل کی شان میں بے ادبی

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ○ (آل عمران: ٥٤ پ٣)

ترجمہ: اور کافروں نے مکر کیا اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ سب سے بہتر مکر کرنے والا ہے۔ (شاہ رفیع الدین)

مکر کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کرنا کس قدر بے ادبی ہے۔ یہ تو دھوکہ دینے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور اللہ عزوجل تو ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ جب ان کے ماننے والوں کو بتلایا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جی یہ تو لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ جیسے انگریزی کا فقرہ ہے۔

I saw a saw which could not saw.

اب ایک فقرے میں SAW تین بار استعمال ہوا ہے۔ اگر ہر جگہ ایک ہی ترجمہ کیا جائے تو فقرہ درست نہیں ہو سکے گا۔ جبکہ انگریزی کا ایک لفظ SAW تین جگہ استعمال ہوا اور تینوں جگہ اس کے مطلب علیحدہ علیحدہ ہی ہوگا جبکہ لفظ ایک ہی ہے۔

لہٰذا اس فقرے کا مطلب ہوگا کہ میں نے ایک آرا دیکھا جو کاٹ نہیں سکتا تھا۔ بالکل اسی طرح عربی زبان بھی بڑی وسیع زبان ہے۔ اس میں بھی ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا الفاظ کے ساتھ موقع محل دیکھا جائے گا کہ یہ لفظ کس کے

ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا کہ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

اس میں آیت کا مفہوم بھی ادا ہو گیا اور ادب بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔

اس طرح اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تفسیر میں یہاں تک لکھ دیا کہ اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے اور وہ جھوٹ بولنے پر بھی قادر ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں سورۂ بقرہ میں ہے۔

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ○ (البقرہ:۱۵پ۱)

ترجمہ: اللہ ٹھٹھا کرتا ہے اور انھیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

ایمانداری سے بتائیں کہ کیا یہ الفاظ اللہ عزوجل کے شایان شان ہیں۔ یا بے ادبی اور گستاخی ہے۔ فیصلہ آپ کریں کہ گستاخ کون ہے؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بے ادبی

دیگ میں سے ایک دانہ چیک کر لیا جائے تو پتہ چل جاتا ہے کہ چاول کچے ہیں یا پکے۔ ساری دیگ کھانے کی ضرورت نہیں۔ میں پھر بھی چند نمونے پیش کرتا ہوں فیصلہ آپ ہی کیجئے گا کہ بے ادب کون ہے؟ مختلف مکاتب فکر کے علماء نے جو اس آیت کے ترجمے کیے وہ پیش کیے جاتے ہیں تا کہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی (الضحی :7پ30)

ترجمہ: اور پایا تجھ کو بھٹکتا ہوا پھر راہ دی (شاہ عبدالقادر)

اور پایا تم کو راہ بھولا پس راہ دکھائی (شاہ رفیع الدین)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلایا (اشرف علی تھانوی)

اس آیت کے ترجمے میں افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ راہ

سے بھٹکا ہوا۔ شریعت سے بے خبر اور کسی نے تو گمراہ تک لکھ دیا۔ جبکہ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی نے اسی آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح کیا۔ کہ (اور تمھیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنزالایمان)

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح: ١، ٢، پ ٢٦) کے ترجمے ملاحظہ فرمائیں

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے (اشرف علی تھانوی)

تحقیق فتح دی ہم نے فتح ظاہر تا کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہو (شاہ رفیع الدین)

بے شک ہم نے تمھارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمھارے پچھلوں کے (کنزالایمان اعلیٰ حضرت)

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران: ١٢٣ پ ٤)

ترجمہ: اور ہم نے بدر میں تمھاری مدد کی جبکہ تم تھے ذلیل (شاہ رفیع الدین)

ترجمہ: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے (کنزالایمان؛ امام احمد رضا خان)

جس بندے کے پاس حکمت کا علم نہیں اس کے نزدیک تو ہر موٹا آدمی تندرست ہی ہوگا اور جو حکمت کا علم رکھنے والا ہے وہ آنکھیں دیکھ کر یا نبض دیکھ کر زبان دیکھ کر بتلا سکتا ہے۔ کہ اس کا موٹاپا صحت کی نشانی نہیں ہے بلکہ بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح جس کو دین کا علم نہیں اس کے نزدیک ہر کتاب جس پر اسلام کا نام لکھا ہوگا معتبر ہوگی۔ جبکہ اہل علم ہی جانتا ہے کہ اسلام کا نام رکھ کر اسلام کے خلاف سازش کون کر رہا ہے؟

ہمارے نزدیک قرآن مجید فرقان حمید اللہ ﷻ کی کتاب ہے۔ اس کا ترجمہ بھی ادب واحترام کے لائق ہے۔ ہوسکتا ہے ان علماء کرام کے لکھے ہوئے ترجمے ہمارے

گھروں میں موجود ہوں یا پھر بازار سے ان کے تراجم لیں۔اور خود مطالعہ کریں۔آپ کو یقیناً یہی الفاظ لکھے ہوئے ملیں گے اگر یہی الفاظ جوانھوں نے اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کے لئے استعمال کیے۔ ہمارے والدین کے لیے استعمال کریں تو ہم لڑنے مرنے پر تیار ہو جائیں گے۔یعنی کوئی ہمارے والدین کو مکار کہے یا گمراہ کہے یا ذلیل کہے تو ہم کسی عالم دین کے پاس بعد میں جائیں گے پہلے اس کی مرمت ضرور کریں گے مگر افسوس صد افسوس یہی الفاظ وہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے استعمال کریں تو ہم کہیں کہ پہلے ہم علماء کرام سے پوچھ کر بتلائیں گے۔ یا اس میں کوئی حکمت ہوگی بھلا ایسا سوچنے والے کا ایمان کیسا اور پھر ظلم در ظلم یہ کہ ان کے پیچھے نمازیں بھی ادا کریں۔اور ان کے ساتھ رشتے ناطے بھی جوڑیں۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہرگز مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔(بخاری)

اگر کوئی ہمارے والدین کی شان میں بے ادبی کرے ہم برداشت نہ کریں اور جو کوئی سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی شان میں بے ادبی کرے اور ہم برداشت کریں بھلا ہمارا ایمان کیسا؟

یہ تو چند ایک نمونے قرآن مجید فرقان حمید کے تراجم سے پیش کیے ویسے تو دیگ میں سے ایک دانہ ہی چیک کیا جاتا ہے ساری دیگ نہیں کھائی جاتی ۔ ایک دانہ ہی بتلا دیتا ہے۔آیئے اب ان کی تحریر کردہ کتابوں سے نمونے پیش کیے جاتے ہیں کہ بندہ خود فیصلہ کر سکے کہ بے ادب کون ہے؟

مرزائی

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو کہ اس کے لئے کافر ہونے کے لیے کافی تھا۔مگر اس پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں اس قدر بے ادبیاں اور گستاخیاں کیں کہ ان کو تحریر کرتے ہوئے بھی دل کانپتا ہے۔

سرکاردوعالم نورمجسم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ آسمانوں پر میرانام احمد ﷺ ہے اور دنیامیں میرانام محمد ﷺ ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جب اس دنیامیں جلوہ گری ہوئی توانھوں نے ارشادفرمایاکہ میرے بعد جو نبی تشریف لانے والے ہیں ان کا نام احمد ہے۔لیکن اس بدبخت نے قرآن مجیدفرقان حمید میں جہاں احمد کاذکرآیااس سے مراداس نے اپنی ذات مرادلی۔

اس کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کاانکارکر بیٹھااوراس کومسمریزم قراردیا۔اس کے علاوہ لکھتاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں توکہیں ان کی نبوت کاہی انکارکربیٹھا۔(مقیاس النبوت)

دیکھاجائے توسرکاردوعالم نورمجسم ﷺ نے ارشادفرمایاکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعدکوئی نیانبی نہیں آئے گا توکہیں ارشادفرمایاکہ میرے بعداگرنبوت کا سلسلہ جاری رہناہوتاتومیرے بعدحضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔اس لئے کہ ایک نبی علیہ السلام میں جوکمالات ہونے چاہئیں۔وہ سب کے سب حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ میں پائے جاتے ہیں۔لیکن میرے بعد نبوت کادروازہ بندہوگیا۔ایک اورمقام پرارشادفرمایاکہ جس طرح ایک مکان تعمیرکیاجائےتووہ ہرلحاظ سے مکمل ہوجائےصرف ایک اینٹ کی جگہ رہ جائے تووہ آخری اینٹ میں ہوں۔اب میرے بعدکوئی نیانبی نہیں آئے گا۔اس کے باوجودبھی کچھ افراداس کونبی مانتے ہیں۔

لمبے کان

نبی علیہ السلام کادنیامیں کوئی استادنہیں ہوتا۔اس لئے کہ استادکامقام شاگردسے زیادہ ہوتاہےاورنبی علیہ السلام اپنی امت میں سب سے افضل ہوتاہے۔یہی وجہ ہے کہ کسی نبی علیہ السلام کادنیامیں کوئی استادنہ تھا۔آپ اندازہ لگائیں کہ کس قدردلوں پرتالے پڑ گئے مرزاخودتحریرکررہاہے کہ میں اسکول میں پڑھاکرتاتھااورکلاس میں سب سے نکما

ہوتا تھا۔ میرے اساتذہ مجھے سزا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ میرے کان اس قدر کھینچتے تھے کہ کھینچ کھینچ کر انھوں نے میرے کان لمبے کر دیئے۔ ایک مرزائی کو میں نے یہ بتلایا تو دیکھ کر ہنسنے لگا لیکن ہدایت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

چیلنج

مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک اس کو نبی مانتا ہے جبکہ دوسرا مجدد یہاں تک کہ جب مجدد ماننے والوں کے پاس جاتا تو کہتا کہ میں نبی نہیں ہوں اور جب نبی ماننے والوں کے پاس جاتا تو چلا اٹھتا کہ میں نبی ہوں۔ ایک مرزائی صرف اس وجہ سے مسلمان ہوگیا۔ کہ اسنے کہا کہ اگر اس کو نبی مانیں تو مجدد کی طرف سے جھوٹا پڑتا ہے اور اگر مجدد مانیں تو نبی کی طرف سے جھوٹا پڑتا ہے اور جھوٹا شخص تو مومن نہیں ہوسکتا۔ نبی یا مجدد کیسے ہوسکتا ہے اس نومسلم نے کہا کہ میں پیدائشی مرزائی تھا اور بڑے بڑے گروگنٹالوں سے اس کا جواب طلب کیا مگر کوئی اس کا جواب نہ دے پایا۔ جس کی وجہ سے میں آج اسلام قبول کر رہا ہوں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام بن مریم

عربی میں جہاں مرد کا نام لیا جاتا ہے وہاں اس کے ساتھ اس کے والد کا نام لیا جاتا ہے۔ جیسے محمد ابن عبداللہ، عبداللہ بن سلام، عبداللہ بن ابی۔ لیکن قرآن مجید فرقان حمید میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کے ساتھ ان کی والدہ ماجدہ کا ذکر ہوا ہے۔ عیسٰی بن مریم اس سے پتہ چلا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کوئی والد نہ تھا۔ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ تم عیسٰی علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے پر حیران ہو۔ ہم نے تو حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا۔

لیکن غلام احمد قادیانی اس کا انکار کرتا ہے بلکہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے لیے فاحشہ اور نجانے کیا کیا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جو مجھے نبی

نہیں مانتا وہ معاذ اللہ حرامی ہے جبکہ اس کا بھائی اس پر ایمان نہیں لایا تھا کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس قدر بے ادب اور گستاخ کو نبی ماننے والے اب بھی موجود ہیں۔ اور افسوس ہے ان پر جوان سے پیار محبت بلکہ بچوں کے رشتے کرتے ہیں۔ حالانکہ حکومت نے بھی ان کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا ایمان کیسا؟ (مقیاس نبوت، بہار شریعت)

دیوبندی

کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ حافظ صاحب مرزائیوں کا تو ذکر ہی نہ کرو۔ کیونکہ وہ تو کافر ہیں۔ سرکاری سطح پر بھی انکو کافر قرار دے دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے تو بھائی میں عرض کروں گا کہ ان کے لیے جس نے نبوت کا دروازہ کھولا اس کے بارے میں تمھارا کیا عقیدہ ہوگا۔

دیوبندیوں کا بہت بڑا عالم دین قاسم نانوتوی اپنی مشہور کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ ﷺ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ مزید لکھتا ہے کہ خاتم النبین کا مطلب عوام الناس میں مشہور ہے کہ آخری نبی حالانکہ اس کا مطلب آخری نبی نہیں بلکہ افضل نبی مراد ہے۔ اگر بالفرض نبی پاک ﷺ کے بعد کئی نبی بھی پیدا ہو کر آجائیں تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی خاتم النبین میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور دیوبندی قاسم نانوتوی کو اپنا حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

کھول دیا جس نے مرزائیت کے لیے باب نبوت
ارے یہ ہے حجۃ الاسلام تمہارا

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایسے افراد جنھوں نے نبوت کا دروازہ کھولا اور جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ان دونوں کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اور جوان

کواپنا امام مانتے ہیں اوران کوحق پر سمجھتے ہیں ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

اسی طرح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی سے کسی نے سوال کیا نبی پاک ﷺ کے علم غیب کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کہ ان کو ذاتی علم غیب تھا یا عطائی۔ کلی تھا یا جزوی۔ تو اس کے جواب میں تحریر کرتا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور انور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان صفحہ نمبر ۸، کتب خانہ اعزازیہ، دیوبند ضلع سہارنپور)
مطلب یہ ہے کہ ذاتی علم غیب تو صرف اللہ عزوجل کی ذات کے لیے مخصوص ہے البتہ عطائی علم غیب ہے اور وہ بھی جزوی ہے کلی نہیں۔ اور اگر جزوی علم غیب نبی پاک ﷺ میں مان بھی لیا جائے تو اس میں آپ کی کون سی عظمت نظر آتی ہے ایسا جزوی علم غیب تو ہر پاگل دیوانے، چوپائے بہائم کو بھی حاصل ہے۔ (نعوذ باللہ)

اب آپ اندازہ کریں کہ اگر کوئی ہمارے استاد کے علم کو چوپائے اور بہائم سے تشبیہ دے تو ہم لڑنے مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ اور اگر یہی بات ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بارے میں کوئی کہے تو جو ایسا عقیدہ رکھنے والے کو حق پر سمجھتے ہیں اس کا عقیدہ کیسا ہوگا؟

اسی طرح دیوبندیوں کا بڑا عالم دین رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتا ہے کہ درود تاج پڑھنا قتل کر دینے والا زہر ہے (معاذ اللہ) (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 150)
تعلیم درود تاج اور درود لکھی سم قاتل بعوام بیرون دست۔ ترجمہ: درود تاج اور درود لکھی کی تعلیم زہر قاتل ہے۔

محفل میلاد النبی ﷺ جس میں قرآن وحدیث بیان کیا جائے ناجائز اور حرام ہے بلکہ ہندو کی ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے۔ میلاد پاک اور محرم

الحرام کی سبیل سے پانی پینا ناجائز ہے۔(فتاویٰ رشدیہ:۱۲۶)اور ہندوسودی پیسے سے سبیل لگائے تو وہاں پانی پینا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔(فتاویٰ رشیدیہ:۵۶۴)

ایک اور جگہ لکھا کہ

شیطان اور ملک الموت کو پوری زمین کا علم ہے۔لیکن نبی پاک ﷺ کے علم کے بارے میں کوئی سند نہیں(معاذ اللہ)(براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی)

یعنی اس طرح شیطان اور ملک الموت کا علم نبی پاک ﷺ سے زیادہ ثابت کررہا ہے(معاذ اللہ)

علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد
پھر کیوں نہ پڑھوں لاحول دیکھ کے صورت تیری

غیر مقلدین

ایک نیا فرقہ جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تقلید کو شرک قرار دیا یعنی چاروں اماموں حضرت امام اعظم حضرت امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو غلط قرار دیا جو شرعی مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں ان کو مقلد کہتے ہیں۔اس نے تقلید کو شرک قرار دیا۔یعنی جتنے بھی بزرگ پہلے تشریف لے گئے سب کسی نہ کسی کے مقلد تھے۔یعنی غوث اعظم رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے۔امام بخاری امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے۔اس نے ان تمام کو مشرک قرار دیا اس کے علاوہ عرب اور خصوصاً حرمین شریفین میں بہت ظلم وستم کیا۔یہاں تک کہ علماء حق کو قتل کیا۔انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگوں کے مزارات کو شہید کرڈالا اور سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے مزار پرانوار کو سب سے بڑا بت خانہ قرار دیا۔

اسی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا۔اس کتاب کا ترجمہ

ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' کے نام سے کیا۔

تا کہ ہندوستان میں وہابی مذہب کو پھیلایا جائے اسی میں سے چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔ اب فیصلہ آپ خود کریں۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ نمبر 60 پر نبی پاک ﷺ کی ایک حدیث نقل کر کے ترجمہ کرتے ہیں۔ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر تو کیا تو اس کو سجدہ کرے گا'' یہ ترجمہ لکھنے کے بعد (ف) یعنی فائدہ لکھ کر تحریر کیا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

حالانکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ الْاَجْسَادِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

بلکہ فرمایا فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ وَّیُرْزَقُ

کہ اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

صفحہ نمبر ۲۲ پر لکھتے ہیں کہ جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کے مختار نہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ خود اپنے گھر میں اختیار رکھتے ہیں۔ مگر نبی یا علی کسی قسم کا اختیار نہیں ایسا عقیدہ رکھنے والے کے بارے میں آپ کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

پھر صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ روزی زیادہ یا کم کرنا صحت اور تندرستی دینا بلائیں ٹالنا حاجتیں پوری کرنا یہ سب اللہ عزوجل کی صفات ہیں جو کوئی ان میں کسی کو شریک سمجھے یعنی یہ سمجھے کہ انبیاء اولیاء بھی مصیبت ٹال سکتے ہیں۔ شفاء دے سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو جائے گا۔ چاہیے وہ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ وہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ طاقت سے کرتے ہیں۔

حالانکہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (التوبہ:۷۴پ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ورسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشادفرماتے ہیں کہ

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج

(آل عمران:۴۹پ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں شفادیتاہوں مادرزاداندھے اورسفیدداغ والے کو اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے

اس کے علاوہ قرآن مجید فرقان حمید میں جوآیات بتوں کے بارے میں اتری ہیں۔ وہی آیتیں نبیوں ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ جن آیات میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کاذکرآیاہے۔اس سے بت مراد ہیں۔جن کی مشرکین مکہ پوجا کرتے تھے۔ان کوعبادت کے لائق سمجھتے تھے۔اللہ ﷻ نے ارشادفرمایاکہ جن کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ﷻ ان کواوران کے معبودوں کودوزخ میں ڈال دے گا۔ خداراذراسوچیں کہ اگراس سے مراداللہ ﷻ کے نبی اورولی ہیں توکیا معاذاللہ ان کودوزخ میں ڈالا جائے گا۔ من دون اللّٰه اور باذن اللہ میں فرق ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰه سے مراداللہ عزوجل کی عطاکے بغیرکسی کوحاجت رواورمشکل کشاء ماننا ہے جبکہ باذن اللہ سے مراداللہ ﷻ کی عطاسے کسی کوحاجت روااورمشکل کشاء سمجھنا ہے۔جیسے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشادفرماتے ہیں۔

اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ لا فِیْ بُیُوْتِکُمْ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ج (آل عمران:۴۹،پ۳)

ترجمہ کنزالایمان: تمھارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے اور تمھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمھارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

جس جگہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کی بات آتی ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ جن کو تم پوجتے ہو یعنی بت یہ تو مکھی کا ایک پر بھی نہیں بنا سکتے۔ اب یہی آیتیں نبیوں ولیوں پر چسپاں کرنے والوں کو دیکھنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مکھی کا پر نہیں بلکہ پورا پرندہ مٹی سے بنا کر اڑا رہے ہیں۔ یہاں یہ معلوم ہوا کہ ان کے کمالات باذن اللہ میں داخل ہیں۔

اسی طرح کہتے ہیں کہ کوئی مشکل کشا نہیں کوئی حاجت روا نہیں کوئی شفاء دینے والا نہیں اگر اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کو مانو تو شرک ہو جائے گا۔

جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرما رہے ہیں کہ میں مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری میں مبتلاء کو شفا دیتا ہوں اور مردے سے کہتا ہوں زندہ ہو جا تو وہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ یہ مجھے کمالات اللہ عزوجل نے عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا باذن اللہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کو بھی فائدہ دے گی یعنی سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز سب کے مشکل کشا ہوں گے۔

کہیں گے سارے نبی اذھبوا اِلٰی غیری
میرے کریم کے لب پر اَنَا لَھَا ہو گا

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حجرے میں لباس بشری میں تشریف

لاتے ہیں تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ تو میرے حجرے میں کیسے آ گیا تو انھوں نے جواب دیا۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝

ترجمہ کنز الایمان: بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ (مریم:۱۹ پ ۱۶)

ہمارا عقیدہ ہے کہ ذاتی طور پر مشکل کشا حاجت روا اللہ ﷻ کی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اللہ ﷻ کی عطا سے اللہ ﷻ کے محبوب بھی بندوں کی مشکل کشائی، حاجت روائی اور بیماری دور کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر قرآن مجید فرقان حمید کے حوالہ جات سے ظاہر ہوا۔

اب ایسا عقیدہ جو قرآن پاک سے ٹکراتا ہو۔ اس کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟ مثلاً (صراط مستقیم، صفحہ نمبر ۱۳۶) پر لکھا ہے کہ زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف سے خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی کیوں نہ ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے میں اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ دل میں چمٹ جاتا ہے۔ بیل اور گدھے کا خیال نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ (صراط مستقیم، ۱۳۶) (معاذ اللہ) اگر سچ پوچھیں تو میں ان کے پیچھے نماز اس لئے ادا نہیں کرتا کہ اگر امام کی نماز نہیں ہوگی تو مقتدی کی کیسے ہو جائے گی۔ امام جب نماز میں السلام علیك ایها النبی کہے گا اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تو کیا سرکار ﷺ کا خیال نہیں لائے گا اور یقیناً لائے گا اور خیال لائے گا تو تعظیم ہی سے لائے گا تو یہ بات وہابیوں کو شرک کی طرف لے جائے گی مشرک کی نماز ہی نہیں ہوگی۔ البتہ پھر مشرک ہو جائے گا پھر بتایا

جائے کہ نماز سے عہدہ برا کیسے ہوگا۔ درود و سلام تو ہے ہی تعظیم کے اظہار کے لیے تو ثابت ہوا کہ شیطان والی بیماری ان کو بھی لگی ہوئی ہے وہ تعظیم نہ کرنے سے راندہ درگاہ ہو گیا تو یہ بھی انہی کے پیچھے پیچھے جہنم میں جائیں گے۔ ایسوں کے پیچھے نماز کہاں ہوگی جن کی اپنی نہیں ہوتی۔ بقول مولانا حسن رضا خان

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تیری
کرے گا تعظیم ان کی نہ اگر وقت نماز
تو ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری

(ذوق نعت، مولانا حسن رضا خان)

اندازہ کریں جو نبی علیہ السلام کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر جانے اس کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے۔

اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی غیب کا علم نہیں جانتا ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرما رہے ہیں کہ میں تمھیں بتلا سکتا ہوں کہ تم کھا کر کیا آئے ہو اور گھر میں چھوڑ کر کیا آئے ہو۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے بھی علم غیب جانتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ قیامت کے روز ان کی شفاعت نہیں کریں گے۔

دوسری طرف سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِمِنْ اُمَّتِیْ

کہ میری شفاعت سے کبیرہ گناہ کرنے والے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

تو اس سے پتہ چلا کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے مراد بت ہیں۔ وہ قیامت کے روز کسی کی شفاعت نہیں کریں گے۔ جبکہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے اذن

سے شفاعت کریں گے۔ بلکہ اپنا تو عقیدہ ہے کہ ہماری بخشش اگر ہوگی تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی شفاعت کے صدقے ہوگی۔

نماز میں نبی پاک ﷺ کو سلام کرنے کا طریقہ

یہ طریقہ نبی پاک ﷺ نے خود تعلیم فرمایا ہے۔ پہلے صحابہ پڑھا کرتے تھے اَلسلامُ عَلَی اللّٰہِ السلام علی جبرائیل السلام علی میکائیل تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہا کرو کہ اَلسلامُ علی اللّٰہ کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے۔ فرمایا یوں کہا کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ خواہ وہ آسمانوں کے رہنے والے ہوں یا زمین کے رہنے والے جن جن کی نیت نمازی کرے گا ان ان کو تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔

اب یہ طریقہ نبی پاک ﷺ خود نمازیوں کو ارشاد فرمارہے ہیں۔ کہ رب تعالیٰ کے دربار میں تحیات کے تحفے پیش کرنے کے بعد مجھے سلام کرو۔ اور تمام عباد اللہ الصالحین کو۔ السلام علیک ایہا النبی میں صیغہ حاضر کا ہے۔ اور یہ وہابیوں کے لیے بڑا خطرناک مقام ہے۔ اب اس سے جان چھڑانے کے لیے انہوں نے کہا کہ ہم تو نبی پاک کو سلام ہی نہیں کرتے۔ ہم کہتے ہیں پھر السلام علیک ایہا النبی پڑھتے ہی نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ پڑھتے تو ہیں مگر دل سے نہیں پڑھتے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہی اصل منافقت ہے۔ کہ تمہارے زبان اور دل ایک نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم تشہد میں واقعہ معراج کی نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا ہی غلط اور باطل ہے۔ اور یہ سیلف میڈ عقیدہ ہے جو نبی پاک ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس کا رد بھی علامہ شامی، امام غزالی نے اور شارحین حدیث نے کر دیا ہے کہ حکایت کے طور پر نہیں بلکہ نبی پاک ﷺ کو نمازی اپنی طرف سے بطور انشاء یعنی اپنی طرف سے سلام کرے۔ مگر وہابیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی نے یہ لکھ دیا ہے کہ نماز میں نبی پاک ﷺ کا خیال بھی نہیں لانا چاہیے۔

ان کا خیال لانے سے اپنے گدھے اور بیل کا خیال لانا اچھا ہے اور نبی کا خیال لانا گدھے اور بیل کے خیال لانے سے بھی برا ہے۔ (معاذ اللہ) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

لطیفہ

ایک بچے نے قرآن پاک حفظ کیا تو اس کے آمین کے موقع پر گھر والوں نے شادی حال میں محفل کا اہتمام کیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ان کے ملنے والوں میں کچھ ایسے افراد بھی تھے کہ جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ بس اللہ عزوجل، صرف اللہ عزوجل، میرے لیے اللہ عزوجل ہی کافی ہے۔ یعنی وہ سمجھتے تھے کہ کسی اور کی ضرورت نہیں قیامت کے روز کوئی کسی کی مدد نہ کرے گا کوئی شفاعت نہیں کرے گا۔

اتفاق کی بات ہے کہ گھر والوں نے مجھ سے پہلے ان کو بیان کرنے کا موقع دیا انھوں نے کھڑے ہوتے ہی کہا ہم مسلمان ہیں۔ ایک مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہیے کہ اللہ ﷻ سے سب کچھ ہونے کی امید رکھے اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے کی امید رکھے۔ اس عقیدہ کو دل میں پختہ جگہ دو گے تو مسلمان ہو۔ ورنہ اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔ پھر اس نے اپنی تقریر کا رخ کچھ اس طرف موڑا اور کہنے لگا کہ اپنی اولاد کو حافظ قرآن بناؤ۔ عالم دین بناؤ۔ اس لئے کہ ایک حافظ قرآن قیامت کے روز اپنے خاندان کے سات ایسے افراد کی شفاعت کرے گا کہ جن کے حق میں دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ اور اس حافظ قرآن کی شفاعت سے ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

ان کے بعد میرے بیان کرنے کی باری تھی۔ میں نے فوراً پکڑ لیا اور کہا جناب ایک حافظ قرآن شفاعت کرے گا تو نبی پاک ﷺ جو صاحب قرآن ہیں جن کے صدقے ہمیں قرآن ملا جن کے صدقے ہمیں رحمان ملا جن کے صدقے ہمیں ایمان ملا کیا وہ ہماری شفاعت نہیں کریں گے۔ خدا عزوجل کا کچھ تو خوف کرو کیوں اپنے لئے دوزخ کا سامان پیدا کر رہے ہو۔ کیوں بتوں والی آیتیں نبیوں ولیوں پر چسپاں کرتے

ہو۔ آپ یقین جانئے کہ میری تقریر سن کر محفل سے وہ بھاگ گیا اور بعد میں محفل کے شرکاء نے بڑا شکریہ ادا کیا کہ یہ تو ہم کو گمراہ کرنے لگا تھا آپ نے بھید کھول دیا۔

یاد رکھو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز شفاعت کبریٰ کا دروازہ میں کھولوں گا۔ مجھ سے پہلے کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جب میں شفاعت کا دروازہ کھولوں گا تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے امتیوں کی شفاعت کریں گے۔ بلکہ نابالغ بچے کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَافَرَطًاوَّاجْعَلْہُ لَنَااَجْرًاوَّذُخْرًاوَّاجْعَلْہُ لَنَاشَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

ترجمہ: اے اللہ اس کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

بلکہ حدیث مبارک میں ہے کہ قیامت کے روز رمضان اور قرآن شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ حجر اسود جو کہ سیاہ رنگ کا پتھر ہے۔ قیامت کے روز اس کی دو آنکھیں ہوں گی میدان محشر میں پہچانے گا اور عرض کرے گا اے مالک و مولا عزوجل اس نے مجھے بوسہ دیا تھا یا استلام کیا تھا۔ میں اس کی شفاعت کرتا ہوں اس کو بخش دے اللہ عزوجل اس پتھر کی شفاعت سے بندے کی بخشش فرمادے گا۔

ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ قیامت کے روز ایک حاجی اپنے خاندان والوں میں چار سو افراد کی شفاعت کرے گا۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ کافر بتوں سے امیدیں رکھتے تھے تم حافظ قرآن، علماء کرام، نبیوں ولیوں حجر اسود سے امیدیں رکھتے ہو۔ بتلاؤ تم میں اور مشرکوں میں کیا فرق ہے؟ تو آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ ایسا بندہ جوتیوں کے قابل نہیں تو اور کیا ہوگا۔ اس لئے کہ حافظ قرآن عالم دین، حجر اسود رمضان المبارک قرآن مجید اللہ عزوجل کے

ولی اورانبیاء کرام علیہم السلام سے امیدیں رکھنے ان سے نفع حاصل کرنے کی سندیں موجود ہیں جبکہ مشرکین مکہ بتوں کو اپنا معبود سمجھتے تھے اوران سے نفع حاصل کرنے کی امید رکھتے تھے۔جس کی سند قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید فرقان حمید میں ان کی مذمت آئی ہے۔ اوران کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ اپنا فائدہ نہیں کر سکتے تمھارا فائدہ کیسے کرسکیں گے؟ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ان کو۔ "مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ" فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو جو کمالات عطا فرمائے۔ان کو "باذن اللہ" کہا اور کہیں فضل ربی سے تشبیہ دی۔

دیکھو قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمارہے ہیں کہ میں مٹی سے پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ زندہ ہوکر اڑجاہے۔ مادرزاد اندھا اور برص کی بیماری میں مبتلاء کو شفا دیتا ہوں۔مردے سے کہتا ہوں زندہ ہوجا تا تو وہ بھی زندہ ہوجاتا ہے۔ جو کچھ تم کھا کر آؤ اور جو کچھ تم گھر میں چھوڑ کر آؤ میں تمھیں سب کچھ بتلاسکتا ہوں۔ میرے اندر جو کمالات ہیں وہ باذن اللہ ہیں۔یعنی اللہ عزوجل کی عطا سے ہیں۔اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباری حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے بلقیس شہزادی کا تخت ملک سبا سے اٹھا کر دربار میں حاضر کردیا اور پلک جھپکنے سے پہلے یہ کام کر کے دکھادیا۔ جب یہ کرامت دکھادی تو حضرت سلمان علیہ السلام سے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے کہا ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ کہ میرے اوپر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔تو اس لیے ہم کہتے ہیں کہ

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہوگا

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (البقرہ:۲۵۵۔پ۳)

ترجمہ کنزالایمان: وہ کون ہے جواس کے یہاں سفارش کرے بغیراس کے حکم کے

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے ارشادفرمایا کہ کون ہے جومیری بارگاہ میں سفارش کرے گا۔یعنی کوئی نہیں مگر اِلّا نے آکر من کی نفی کردی۔ جس طرح کلمہ شریف میں لا الہ کا مطلب ہے کہ کوئی الہ نہیں۔ الا اللہ اب الا نے آکرلا کی نفی کردی۔ کہ کوئی الہٰ نہیں کائنات میں مگر اللہ عزوجل ہے۔

تو اللہ عزوجل نے ارشادفرمایا کہ میری بارگاہ میں کوئی شفاعت نہیں کرے گا مگر وہ کرے گا جس کو میری طرف سے اذن یعنی اجازت ملی ہوگی۔

افسوس کی بات ہے کہ جن افراد نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی وہ قرآن مجید کی آیت مبارک صرف یہاں تک پڑھتے ہیں کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ (النساء:۴۳،پ۵)

اے ایمان والونشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی نہیں پڑھتے۔بالکل اسی طرح جن دلوں میں اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کا ادب نہیں وہ بھی صرف من ذالذی یشفع عندہٗ تک پڑھیں گے آگے الا باذنہ نہیں پڑھتے۔

اس کے علاوہ جو یہ کہے کہ اللہ عزوجل اپنی مخلوق کو کوئی اختیارات نہیں دیتا۔ اگر یہ اختیار مخلوق میں مان لئے جائیں تو شرک ہو جائے گا۔حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ اللہ ﷻ کی تمام صفات ذاتی ازلی اورابدی ہیں۔کسی کی عطا کردہ نہیں۔جبکہ مخلوق میں جتنی بھی طاقتیں ہیں وہ اللہ ﷻ کی عطا کردہ ہیں۔ ذاتی نہیں لہٰذا ذاتی اورعطائی برابر ہرگز نہیں ہوسکتیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ ﷻ بندوں کو اختیارات عطا نہیں کرتا تو آیئے قرآن مجید فرقان حمید سے ہی پوچھتے ہیں کہ وہ ہماری اس معاملے میں راہنمائی فرمائے۔تو قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے

ارشاد فرمایا

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْابِمَاقَالُوْابَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔ عطا فرماتا ہے جسے چاہے۔ (المائدہ:٦٤ پ٦)

اس سے پتہ چلا کہ ایسا عقیدہ یہودیوں کا ہے جو یہ کہتے تھے کہ اللہ عزوجل کسی کو عطا نہیں فرماتا اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مٹی سے ایک پرندہ بناتا ہوں اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے اللہ عزوجل کے حکم سے مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری میں مبتلا کو شفا دیتا ہوں۔ مردے سے کہتا ہوں۔ زندہ ہو جا تو وہ بھی اللہ عزوجل کے اذن سے زندہ ہو جاتا ہے۔

ہماری پھونک سے تو مٹی میں جان نہیں پڑتی نہ ہمارے کہنے سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے تو اس سے پتہ چلا کہ ایک تو نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا مت سمجھو اور دوسری طرف یہ پتہ چلا کہ جن پر اللہ عزوجل کی عطا ہو جائے تو وہ مردوں کو بھی زندہ کر دیتے ہیں۔

اسی طرح اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے ہوا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا۔ ان کے حکم سے چلتی تھی۔ اسی طرح بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ کہ جن پر اللہ عزوجل کی عنایت ہو جائے وہ ایسے کام کر گزرتے ہیں۔ کہ جو عقل میں آنے والے نہیں ہوتے۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباری حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے پلک جھپکنے سے پہلے بلقیس شہزادی کا تخت لا کر دکھا دیا۔

اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ جو لوگ من دون اللہ والی آیتیں اللہ عزوجل کے نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں یا دین میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں اور ایسے لوگوں سے رشتے ناطے کرنا کیسا؟

رافضی

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی آل پاک کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن اس محبت کی آڑ میں نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بے ادبیاں گستاخیاں اس حد تک کرتے ہیں کہ ان کو بُرا کہنا اپنے لئے عین ایمان سمجھتے ہیں۔ جبکہ قرآن مجید فرقان حمید تو ان کی شان کے ڈنکے بجا رہا ہے۔ بلکہ توریت اور انجیل میں بھی ان کے تذکرے موجود ہیں۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبہ ۱۰۰، پارہ نمبر ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝

(الفتح:۲۹پ۲۶)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پرسخت ہیں اورآپس میں نرم دل توانھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کافضل اوررضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اوران کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی میں اس نے اپنا پٹھا نکالا پھرا سے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھراپنی ساق پرسیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کوبھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جوان میں ایمان اوراچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشادرب العالمین ہوتا ہے کہ

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝

ترجمہ کنزالایمان: اوروہ جو یہ سچ لے کرتشریف لائے اور جنھوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔

اندازہ کریں نبی پاک ﷺ حق کا پیغام لے کرآئے جنھوں نے تصدیق کی اللہ عزوجل نے ان تمام کومتقی کہا اوران کے تذکرے توریت اورانجیل میں بھی موجود ہیں جبکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرے صحابہ کوبرامت کہوان میں سے اگرکسی نے ایک مٹھی جوخیرات کی توبعد میں آنے والا اگراحد پہاڑ کے برابربھی خیرات کرے توان سے سبقت نہیں لے جاسکتا۔دوسری طرف اماموں کا رتبہ نبیوں سے زیادہ بتلاتے ہیں۔قرآن مجید فرقان حمید کو ناقص سمجھتے ہیں اوران کا عقیدہ ہے کہ اصل قرآن امام غائب کے پاس ہے جوقرب قیامت تشریف لائیں گے پھراصل قرآن بتلائیں گے موجودہ قرآن مجید کوضائع کریں گے۔(معاذاللہ)

پھران کا کلمہ اوراذان اورنماز کا طریقہ جداز کوٰۃ کا یہ انکارکریں جوکہ ارکان اسلام میں ہے۔بدکاری انکے نزدیک عبادت ہے۔بلکہ افضل عبادت قرار دیتے ہیں۔ اب خودہی اندازہ کریں کہ ایسے افراد کے بارے میں کیاعقیدہ ہوناچاہیے۔اس قسم کےعقائدوالوں سے رشتے ناطے جوڑنا کہاں تک درست ہوگا؟

چکڑالوی منکرین حدیث

یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہلاتا ہے۔ان کے نزدیک حدیث دین میں حجت نہیں۔یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ عزوجل نے خوداپنے ذمہ لیاہے لہٰذا اس میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔جبکہ حدیث میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔لہٰذا حدیث کودین میں حجت کا درجہ نہ دیا جائے۔انکے عقائد کے مطابق قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ان چارچیزوں کوحرام قراردیا ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ

(البقرہ:۱۷۳،پ۲)

ترجمہ کنزالایمان:اس نے یہی تم پرحرام کیے ہیں مرداراورخون اورسورکا گوشت اوروہ جانورجوغیرخداکانام لےکرذبح کیاگیا۔

اس آیت مبارکہ میں خنزیر کا گوشت حرام قراردیا ہے اوراس کے بقیہ اجزاء مثلاً چمڑا،خون وغیرہ حدیث پاک سے حرام قراردیئے گئے۔جبکہ ان کے نزدیک یہ جائز ہیں۔دل چاہے تو کھائے جاسکتے ہیں۔اس طرح دیگراشیاء جوحدیث پاک کی دلیل سے حرام قراردیئے گئے یہ ان کوحلال قراردیتے ہیں۔

لیکن ہمارے نظریے کہ مطابق قرآن مجید اللہ عزوجل کا پاک کلام ہے۔اس کی عملی تصویر حدیث مبارکہ سے ملتی ہے۔قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشادفرمایا نماز قائم کرواب اس کو کس طرح قائم کیا جائے۔ان کی تعداد کتنی ہے اور ہرنماز کی کتنی رکعتیں ہیں۔ہررکعت میں کیا پڑھا جائے۔پھران میں غلطی ہوجائے تواس کی تلافی کیسے کی

جائے یہ سب حدیث مبارک سے ہی پتہ چلے گا۔

قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝(الحشر:۷پ۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ جو بھی تمھیں میرا رسول عطا کرے وہ لے لو اور جس سے منع کرے باز آ جاؤ۔ اب سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی عطا اور منع کرنا چاہے وہ قرآن مجید سے ثابت ہو یا حدیث مبارک سے ثابت ہو۔ ہمیں اس پر عمل کرنا ہوگا۔ بلکہ ان کے نزدیک الصلوٰۃ کا مطلب سرین (یعنی ٹانگوں کو) ہلانا ہے۔ لہٰذا وہ کہتے ہیں کہ جس طرح میں بیان کر رہا ہوں ٹانگیں ہل رہی ہیں تو یہی نماز ہے۔ اس طرح وہ نماز کے بھی منکر ہو گئے۔

جماعت المسلمین

اس جماعت سے وابستہ افراد کا دعویٰ ہے کہ ہمارے عقیدے کا نام قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہٰذا ہم مسلمان ہیں بقیہ سب کافر ہیں۔ حالانکہ اگر گدھا اپنا نام شیر رکھ لے تو وہ شیر نہیں بن جائے گا۔

ان کے عقائد کے مطابق تقلید شرک ہے اولیاء اللہ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کو صنم خانہ یعنی بت خانہ قرار دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ مگر یہ اپنی بنائی ہوئی مساجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ دوسروں کی عبادتگاہوں میں نماز ادا کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اپنے علاوہ سب کو مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں۔

اتحاد امت کیسے ہو؟

اختلافات ہونے کے باوجود ہر بندہ چاہتا ہے کہ امت میں اتحاد ہونا چاہیئے۔ اور اس کا اظہار چاہے۔ دل سے نہ کرتے ہوں مگر زبان سے ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ کفار مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے یکجا ہیں اور مسلمان آپس میں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:۳،۱۰۳،پ ٤)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ (فرقوں میں نہ بٹ جانا)

اس سلسلے میں ایک حکایت بھی نقل کی جاتی ہے کہ ایک کسان کے چند بیٹے تھے مگر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کسان نے ان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ ایک دن اس نے تمام بیٹوں سے کہا کہ لکڑیاں لاؤ۔ انھوں نے لکڑیاں پیش کر دیں۔ کسان نے ان کا ایک گٹھا بنا دیا۔ پھر اپنے بیٹوں سے کہا اس گٹھے میں موجود لکڑیوں کو توڑ دو۔ لڑکے نوجوان بھی تھے اور طاقتور بھی لیکن ان میں سے کوئی اس گٹھے میں موجود لکڑیوں کو توڑ نہ سکا۔ جب سارے بیٹے ناکام ہو گئے تو بوڑھا خود اٹھا اور اس نے گٹھے کو کھول دیا پھر ایک ایک لکڑی کو توڑنے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہ کامیاب ہو گیا۔

پھر اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے میرے بیٹو! جب تک یہ لکڑیاں آپس میں متحد رہیں تو تم میں سے کوئی ان کو توڑ نہ سکا اور جب ان کو علیحدہ علیحدہ کیا گیا تو میرے جیسے بوڑھے اور کمزور کے لیے انکو توڑنا مشکل نہ رہا۔ بالکل اسی طرح لڑتے رہے ایک دوسرے سے جدا رہے تو پھر ایک کمزور دشمن بھی تم کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

بات بھی بالکل درست ہے کہ آج اگر تمام مسلمان اکٹھے ہو جائیں تو دنیا کی سب

سے بڑی طاقت بن سکتی ہے اور پھر جن قدرتی انعامات سے اللہ عزوجل نے مسلم ممالک کو نوازا ہے۔ ایسا انعام کسی اور کو نہیں دیا گیا ہے۔ آج اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو دنیا کی بڑی طاقت بن سکتی ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمانوں کو ایک اور نیک بنا دے۔

آیئے اگر ہم ایک ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لیے میں چند ایک مدنی نسخے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

کفریہ عبارات (تحریریں)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ایک بندہ دیوار پر لکھ دے اسلم چور ہے۔ تو ظاہر بات ہے کہ اسلم کے چاہنے والے لڑنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ اگر ان سے یہ کہا جائے کہ بھائی اتفاق میں برکت ہے ہمیں لڑنا نہیں چاہیے۔ دیکھ انڈیا ہمارا دشمن ہے ہمارے سر پر کھڑا ہے۔ اور امریکہ تو ہمارے گھر میں گھس کر ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے۔ تو ایسی صورت میں ہمیں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

ایک عقلمند تو یہی کہے گا کہ بھائی اگر تم امن چاہتے ہو تو جو دیوار پر لکھا ہے اس کو مٹا دو۔ ان شاء اللہ عزوجل چند دنوں بعد امن ہو جائے گا۔ اگر یہ کہو کہ دیوار پر لکھا بھی رہے اور امن بھی ہو تو یہ بات ممکن نہیں ہوگی۔ لہٰذا جن افراد نے اپنی کتابوں میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوبوں ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کے الفاظ تحریر کیے ہیں ۔ وہ اپنی کتابوں سے نکال دیں۔ اور میرے خیال میں یہ چند سطور پر مشتمل ہوں گی۔ اگر ان کو ختم کرنے سے معاشرے میں امن قائم ہو جائے گا تو یہ سودا کر لینا چاہیے۔ امید ہے کہ ایسا کرنے سے اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ بھی راضی ہو جائیں گے۔ تو آج نہیں تو چند دنوں کے بعد آنے والی نسل اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کریں گے۔

مسائل میں اختلاف باعث رحمت ہے

اگر ساری امت مسائل میں ایک جگہ اکٹھی ہو جائے تو علم دین حاصل کرنے کا

جذبہ ماند پڑ جائے گا۔ علم دین حاصل کرنے کا شوق ذوق اسی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب مسائل میں اختلاف ہوگا۔ دلائل تلاش کئے جائیں گے۔ جس سے علم دین خوب پھیلے گا۔ لوگوں میں مطالعہ کا شوق بڑھے گا۔ اور یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ مسائل میں اختلاف تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی پایا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جو احادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔ ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ چاروں اماموں کے درمیان بھی مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف لڑائی جھگڑے کا باعث بھی نہیں بنتا۔ بلکہ اس کو یوں سمجھیں کہ اللہ عزوجل کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پیار ہے۔ اور پیارے کی ہر ادا پیاری لگتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین بھی کیا ہے اور منع بھی فرمادیا۔ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔

اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا قیامت تک برقرار رہے۔ تو یہ اس صورت میں ممکن تھا کہ علماء کرام میں مسائل کا اختلاف ہو۔ تاکہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا قیامت تک برقرار رہے اور اس پر عمل ہوتا رہے۔ اس کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ خانہ کعبہ کے چاروں طرف منہ کرکے نماز ادا کرنے والوں کی سمتیں جدا ہیں۔ لیکن سب کا رخ تو کعبہ کی طرف ہے۔ لہٰذا سب کی نماز ادا ہو رہی ہے۔ چہ جائیکہ ایک کا رخ مشرق تو دوسرے کا رخ مغرب کسی کا رخ شمال کی طرف تو کسی کا جنوب کی طرف ہے۔

اہل علم کے نزدیک نماز میں رفع یدین کرنا یا نہ کرنا اونچی آمین کہنا یا آہستہ کہنا سینے پہ ہاتھ باندھنا اور اس طرح کے اختلافی مسائل نہ تو یہ نماز میں فرض ہیں اور نہ واجب کہ جن کے بغیر نماز ادا ہی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ایسا اختلاف باعثِ رحمت ہے نہ کہ باعث زحمت۔ تو ان مسائل میں زیادہ الجھنا بھی نہیں چاہیے۔ بلکہ جو شخص جس امام کا مقلد ہے وہ اپنے امام کی تحقیق کے مطابق عمل کرے۔ اللہ عزوجل قبول فرمائے گا۔ خسارہ تو ان لوگوں کا ہے جنھوں نے بزرگ ائمہ کرام (علیہم الرضوان) کی تقلید کو برا

کہا ہے۔ جسے امت کی اکثریت نے قبول کیا اور اختیار کیا کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ سوادِ اعظم یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوگا وہ گمراہ ہوگیا۔

فتویٰ لگانے میں احتیاط کریں

نیز اگر کوئی مسلمان گیارھویں شریف کا ختم ہر ماہ نہیں دلاتا یا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری نہیں دیتا یا نماز جمعہ کے بعد درود وسلام نہیں پڑھتا تو کوئی بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتا بلکہ دیکھنے میں آیا ہے کہ نمازِ جمعہ میں اگر دوسو افراد شریک ہیں تو درود وسلام پڑھنے کے لیے تقریباً پندرہ بیس افراد رہ جاتے ہیں جبکہ بقایا افراد چلے جاتے ہیں یہ بات واضح ہے کہ چلے جانے والا درود وسلام نہیں پڑھتا تو کوئی بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتا اور نہ ہی کسی نے جانے والوں کو برا کہا کیونکہ ایسے کام نہ تو فرض ہیں اور نہ ہی واجبات میں شامل ہیں لہٰذا اگر کوئی شامل ہو جائے تو اچھی بات ہے۔ اور اگر شامل نہ ہو تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ گنہگار ہے۔ اختلاف کب پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی درود وسلام پڑھنے سے منع کرے یا پڑھنے والوں کو مشرک کہے اسی طرح ختم شریف دلانے والوں مزارات پر حاضری دینے والوں کو مشرک کہے تو اس وقت جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے فتویٰ لگانے سے پرہیز کیا جائے تو میرے خیال میں امت میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں نقص تلاش کرنا، ان کے علم پر اعتراض کرنا اللہ عزوجل نے ان کو جن انعام وکرام سے نوازا ہے۔ اس کا انکار کرنا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے دوستوں پر بتوں والی آیات چسپاں کرنا۔ جو کہ مخلوق میں سب سے شریر ترین لوگوں کا کام ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جو بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو مومنین پر چسپاں کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ شریر لوگ ہوں گے۔ (بخاری) نیز ان کے

مزارات کو بت خانے سے تشبیہ دینا۔ ایسا کرنے سے امت میں ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جو جھگڑے کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی شان میں بے ادبیاں اور گستاخیاں بھی جھگڑے کا باعث بنتی ہیں۔ اگر اس سے گریز کیا جائے تو امید کی جاتی ہے کہ امت میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صرف اتنا ہی سوچ لیا جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار کن سے فیض یاب ہوئے۔ اولیاء اللہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والوں کی شان ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ولی اللہ کی صحبت میں ایک پل گزارنا سو سالہ بے ریا عبادت سے افضل ہے تو جو تمام نبیوں کے سردار احمد مختار، امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوا اس کی شان اور عظمت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ انگریزی کا محاورہ ہے کہ

A man is known by the company he keeps

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے دوستوں کو دیکھ کر بتلا سکتا ہوں کہ تم کیسے ہو؟

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نیک بندے کی صحبت بندے کو نیک بنا دیتی ہے اور برے کی صحبت برا بنا دیتی ہے۔ تو جن خوش نصیب افراد کو اس ہستی کی صحبت ملی جن کی شان ہم بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ شعرا نے سعادت حاصل کرنے کے لیے کچھ اس طرح مدح سرائی کی ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ
یا صاحب الجمال ویا سید البشر

مــن وجهك الــمــنيــر لــقـد نـور الـقـمـر
لا يــمــكــن الثـنـــاء كـمــا كـــان حـقــهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ ذات اقدس جس پر اللہ عزوجل خود رحمتیں اور درود بھیج رہا ہے بلکہ تمام فرشتوں کو بھی اس کام پر معمور کر دیا گیا اور پھر ایمان والوں کو بھی ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! تم بھی درود وسلام خوب خوب بھیجا کرو۔

اللہ عزوجل خالق ہے مالک ہے وہ اپنی مخلوق میں جس کو جس طرح چاہے پکار سکتا ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ناموں سے پکارا۔ کہیں یا ابراہیم علیہ السلام کہیں یا موسیٰ علیہ السلام کہیں یا عیسیٰ علیہ السلام کہہ کر پکارا لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان پر قربان کہ پورے قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر یعنی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر نہیں پکارا۔ بلکہ جب پکارا تو یاایھا المزمل ، یاایھا المدثر کہہ کر پکارا

اب آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ جن کو ان کی صحبت ملی ہو اس کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی عیب نظر آئے تو یہ اپنی آنکھ کا قصور سمجھیں۔ جیسے ایک بندہ اگر براؤن رنگ کے شیشوں والی عینک لگا لے تو ہر چیز براؤن نظر آئے گی۔ اور اگر کالے رنگ کی عینک لگائے تو ہر چیز کالی کالی نظر آئے گی حالانکہ یہ چیزیں کالی یا براؤن نہیں بلکہ اس کی آنکھ پر لگی عینک نے ان کا رنگ تبدیل کر کے دکھا دیا۔

بس یہی سمجھ لیں کہ میری آنکھ کا قصور ہے ان حضرات میں کوئی برائی نہیں میرا علم ناقص ہو سکتا ہے۔ میری عقل ناقص ہو سکتی ہے۔ میری تحقیق ناقص ہو سکتی ہے ان میں نقص نہیں ہو سکتا۔ کیوں ان کی عظمت اور شان کے ڈنکے قرآن بلکہ پہلی آسمانی کتابیں بھی بجا رہی ہیں۔ ہم کون ہیں جو ان میں عیب اور نقص نکالیں قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اورآپس میں نرم دل (الفتح:۲۹، پ۲۶)

اللہ ﷻ نے ارشادفرمادیا ہے کہ محمد ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والے کفار پرسخت ہیں لیکن آپس میں بڑے رحیم ہیں۔ ان کی شان کے قصیدے تو توریت اورانجیل میں موجود ہیں۔ بلکہ ان کی عظمتوں سے جلنے والے کودائرہ اسلام سے خارج قراردیا گیا۔

دوسری طرف نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرے اہل بیت حضرت نوح علیہ السلام کے سفینے کی طرح ہیں جواس میں سوارہوگیا بچ جائے گااورجو باہررہا ہلاک ہوجائے گا۔ ایک اورمقام پر ارشادفرمایاامام حسن اورامام حسین رضی اللہ عنہما دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں ظاہربات ہے کہ باغی جنت میں جاہی نہیں سکتا چہ جائیکہ سردارہو۔تو جوان کوباغی کہتے ہیں ان کوسوچنا چاہیے۔

احادیث نبوی ﷺ کاادب واحترام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی عورت نے پوچھا کہ آپ ارشادفرماتے ہیں کہ عورت بال نہ کٹوائے تو کیااس کاحکم قرآن مجید میں آیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایاہاں عورت چلی گئی۔ بعدمیں ساتھیوں نے پوچھا حضرت صاحب ہم نے توآج تک قرآن مجیدمیں نہیں دیکھا آپ نے کس طرح ارشادفرمادیا۔ کہ اس کاحکم قرآن مجید میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجیدفرقان حمید کی آیت مبارک تلاوت کی۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الحشر:۷ پ۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اورجوکچھ تمھیں رسول عطافرمائیں وہ لواورجس سے منع فرمائیں بازرہواوراللہ سے ڈرو بے شک اللہ کاعذاب سخت ہے۔

تواس آیت مبارک کے تحت نبی پاک ﷺ کی احادیث مبارک سے کسی

چیز سے منع کیا گیا ہے۔ یا جس کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ان تمام پر عمل کرنا۔ قرآن پاک پر عمل کرنے کے مترادف ہوگا۔لہٰذا احادیث مبارک کو ہمارے دین میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جو ان کا انکار کرے وہ گمراہ ہے۔ایسے افراد سے بچنا چاہیے۔

اللہ عزوجل کی ذات سے امید ہے کہ اگر ہم مندرجہ بالا مدنی نسخہ جات پر عمل کریں۔ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اولیاء کاملین رحمہم اللہ کا ادب واحترام کریں۔ اسی طرح ایک دوسرے کو بلاوجہ کافر مرتد اور مشرک کہنے سے گریز کریں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری امت شرک نہیں کرے گی۔

تعریف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث مبارک کو امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح قرار دیا۔اگر کوئی یہ کہے کہ ابتداء اسلام کی بات تھی یہ تبدیل کر دی گئی تو یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بظاہر حیات طیبہ کے آخری ایام میں شہداء احد کے مزارات پر حاضری دی اور اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کو ایسا درس دے کر جا رہا ہوں کہ میرے بعد میری امت آپس میں جھگڑے اور فساد میں مبتلاء ہو سکتی ہے۔ مال کی محبت میں گرفتار ہو کر دین سے دور ہو سکتی ہے لیکن میری امت شرک کرے یہ بات ممکن نہیں۔(بخاری شریف، جلد نمبر 2 ص 585)

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تو ارشاد فرمائیں کہ مجھے اپنی امت سے شرک کا شائبہ تک نہیں رہا اب جو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مشرک کہے اور بات بات پر شرک اور کفر کے فتویٰ لگائے آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اس بندے کی بات معتبر ہو سکتی ہے۔ یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی معتبر ہو سکتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ جس کی تصدیق اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمائی ہے کہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم:۳،۴ پ ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں

مگر وحی جوانھیں کی جاتی ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ
اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

اس کے علاوہ اگر سوچا جائے تو ہمارے ایمان کے بنیاد ہی رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ کیونکہ انہی کے کہنے سے ہم نے اللہ عز وجل کو ایک مانا انہی کے کہنے سے ہم نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھا انہی کے کہنے پر ہم نے جنت ودوزخ مرنے کے بعد حساب کتاب پر یقین کیا۔ اگر انہی کی زبان پر شک ہو گیا تو ہمارے ایمان کی عمارت تباہ و برباد ہو جائے گی۔ خدارا اپنے ایمان کی حفاظت کریں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ ﷺ

ایمان کی دولت چاہتا ہے تو اپنی عقل کو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے قدموں پر قربان کردے۔ بلکہ عقل تو کیا اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرے گا تو تب ہی ایمان کامل کی دولت نصیب ہو گی۔

اللہ ﷻ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی دولت نصیب فرمائے۔ تاکہ ہم سب ایک بن جائیں اور ساتھ ساتھ نیک بھی بن جائیں۔ ہمارا کردار ہمارے اعمال ہمارا ظاہر و باطن ایسا ہو جائے کہ جس طرح کسی بزرگ نے کہا کہ مومن وہ ہوتا ہے جسے دیکھ کر اللہ عز وجل اور اس کا پیارا حبیب ﷺ یاد آ جائے۔ جبکہ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب لکھا ہے

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

وما علینا الا البلغ المبین